سوال

(260) نماز جمعہ میں بلند آواز سے تکبیر کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

احناف کی مسجد میں جمعہ کے روز چونکہ مجمع زیادہ ہوتا ہے۔اس واسطے دوسری یا تیسری صف سے ایک آدمی بلند آواز سے امام کی تکبیروں کا دہراتا ہے تاکہ دوروالے نمازی سن لیں اور عمل کریں۔ لیکن جب امام ''سمع اللہ لمن حمدہ،، رکوع سے اٹھ کر کہتا ہے، تو آدمی بلند آواز سے ''ربنالک الحمد،، کہتا ہے۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ ایسا کیوں کہتا ہے؟۔ ایسا تو ہرایک مقتدی آہستہ سے کہتا ہے۔ اس کے ایساکہنے پر دورکی صف والے رکوع سے اٹھتے ہیں۔ کیا اس کو ''سمع اللہ لمن حمدہ،، نہیں کہنا چاہیے۔ حدیث میں کس طرح ہے؟ اللہ بخش نئی دہلی دفتر انڈین اسٹور نظام پیلس

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں وہ مقتدی جوامام کی تکبیروں کی دورکے مقتدیوں تک بلند آواز سے پہنچاتا ہے۔ رکوع سے سراٹھانے کے بعد صرف ''ربنالک الحمد،، پراکتفاء اس لیے کرتا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک امام کاوظیفہ رکوع سے سراٹھاتے ہوئے یہ ہے کہ وہ صرف ''سمع اللہ لمن حمدہ،،کہے۔ اورمقتدیوں کاوظیفہ اورعمل اورحق یہ ہے کہ وہ محض ''ربنالک الحمد،،کہیں۔یعنی: امام اورمقتدی دونوں کلموں میں ''سمع اللہ لمن حمدہ،،اور''ربنالک الحمد،، کوجمع نہ کریں۔ امام صرف ''سمع اللہ لمن حمدہ،کہے اورمقتدی صرف ''ربنالک الحمد،،کہیں۔ اورامام شافعی اوراہل حدیثوں کے نزدیک امام اورمقتدی دونوں ''سمع اللہ لمن حمدہ،، کہیں اوراس کے بعد ''ربنا لک الحمد،،بھی کہیں۔ حنفیہ کی دلیل صرف یہ حدیث ہے '' آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں''جب امام ''سمع اللہ لمن حمدہ،کہے۔ تواے مقتدیو!تم ربنالک الحمد کہو،،(بخاری، مسلم)۔

ہم کہتے ہیں: اس حدیث سے امام کے ''ربناولک الحمد، کہنے کی اورمقتدی کے ''سمع اللہ لمن حمدہ،کہنے کی ممانعت نہیں ثابت ہوتی۔ بلکہ اسکاظاہر مطلب تویہ ہے کہ مقتدی ''ربنا ولک الحمد،،امام کے ''سمع اللہ لمن حمدہ،،رکوع سے سراٹھاتے ہوئے کہتا ہے۔ اورمقتدی ''ربناولک الحمد،،سیدھا کھڑا ہوجانے کے بعد کہتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ نیز حدیث مذکور بالکل اس حدیث کے موافق ہے جس میں فرمایا گیا ہے: جب امام ''ولاالضالین،کہے، تواے مقتدیو!تم آمین کہو،،(بخاری وغیرہ)۔ جس طرح یہ حدیث امام کے آمین نہ کہنے اورمقتدی کے سورہ فاتحہ نہ پڑھنے پردلالت نہیں کرتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح حدیث مذکورہ بالا بھی امام کے ''ربناولک الحمد،،نہ کہنے اورمتقدیوں کے ''سمع اللہ لمن حمدہ،،نہ کہنے پرنہیں دلالت کرتی۔

ہماری دلیل یہ حدیثیں ہیں: ''آنحضور رکوع سے سراٹھانے کے وقت ''سمع اللہ لمن حمدہ،،کہتے اورسیدھے کھڑے ہوجانے کی حالت میں ''ربناولک الحمد،کہتے۔،،(بخاری مسلم) معلوم ہواکہ آپ دونوں کلموں کوجمع کرتے تھے۔

دوسری حدیث میں ارشاد ہے : ''صلو کما رأیتمونی اصلی ،، یعنی : ''جس طرح تم نے مجھ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اُسی طرح تم بھی پڑھا کرو ،، یہ حکم امام ، منفرد ، مقتدی تینوں کوشامل ، پس معلوم ہواکہ امام منفرد ، مقتدی تینوں ان دونوں کلموں کو کہیں ۔ایک دوسری حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں : ''اے بریدہ (صحابی) جب رکوع سے سر اٹھاؤ تو سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا ولک الحمد ملاء السموات وملاء الارض ،،الخ کہو (دار قطنی بسند ضعیف 1 339) یہ حکم بھی امامت ،اقتداء انفرادتینوں حالتوں کوشامل ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ مقتدی ''ربنا ولک الحمد ،، سے پہلے ''سمع اللہ لمن حمدہ ،، اورامام ''سمع اللہ لمن حمد ،، کے بعد ''ربنا ولک الحمد ،،کہے ۔

(محدث دہلی 1942)

میری نظر سے سلف کا کوئی ایسا واقعہ نہیں گزرا ہے (وفوق کل ذی علم علیم) جس میں اس امر کی تصریح ہوکہ جمعہ کی ساعۃ اجابۃ میں فلاں چیز کےلیے دعا کی گئی اوروہ حاصل ہوگئی ۔ دوسری ساعت اجابہ وامکنہ اجابہ کا بھی یہی حال ہے ۔ قبولیت کی تین صورتوں اورحاجات کے قابل اظہار وناقابل اظہار ہونے پر بھی نظر ہونی چاہیے ۔

عبیداللہ رحمانی 27 5 1956ء (نقوش شیخ رحمانی ص :225)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 409

محدث فتویٰ